

دیباچہ

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اردو نظم نے اپنے ارتقائی سفر کے دوران بہت سی منازل طے کی ہیں۔ اس بات میں اختلاف رائے کی گنجائش نہیں کہ شاعری حساس افراد کو عطا کردہ ودیعیت خداوندی ہے لیکن شاعری میں ارفع و اعلیٰ افکار کی شاعرانہ غمازی ہر کسی کے لئے کی بات نہیں۔ نظم، غزل، مرثیہ، قطعہ اور رباعی وغیرہ مختلف شعری جہات ہیں اور ان تمام تر میں موضوع ہیئت، اسلوب، تکنیک الفاظ کا چنان اور بُنت ہی شاعری کو شاعرانہ مزاج اور رچاؤ سے مزین کرتے ہیں۔

نظم گو شعراء نے قدیم کلیشور کو توڑتے ہوئے اپنی نظموں میں مختلف طرح کے پتی، تکنیکی، عروضی اور فکری پہلوؤں کو جگہ دی ہے۔ آخر الایمان کا تعلق اردو نظم کے اُن شعراء سے ہے جنہوں نے اردو نظم کا دامن تھاما اور اُسے موضوعات کے نئے رنگ سے رنگ دیا۔ اُن کے ہاں زندگی کے تمام پہلوؤں کی خوبصورت پیش کاری دکھائی دیتی ہے۔ اُن کی پہلو دار شاعری میں ”عصری حسیت“ زیر نظر مقالہ کا بنیادی عنوان ہے۔

اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں آخر الایمان کے فن اور شخصیت کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں ادب، عصری حسیت اور ان کے باہمی روابط کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔

تیسرا باب میں آخر الایمان کے معاصر برصغیر کے سیاسی و سماجی تناظر کا جائزہ لیتے ہوئے اُن حالات کو سامنے لانے کی کوشش کی گئی ہے جنہوں نے آخر الایمان کی شاعری اور شعور میں باہمی تعلق کو پروان چڑھاتے ہوئے عصری حسیت کا درجہ پایا۔

چوتھے باب میں آخر الایمان کے عصری شعور کے حوالے سے بات کی گئی ہے کہ انہوں نے اپنی شاعری میں موضوعات کے نوع کا ایک منفرد طریقہ اپنایا اور دیگر شعراء سے منفرد راستہ اختیار کیا اور مقالے کے تمام

اہی کو محکمہ کی صورت پیش کیا گیا ہے۔

مقالات کی تحریک پر میں خدا تعالیٰ کی بے حد مشکور ہوں جس نے مجھے اس کٹھن مرحلے سے بخیر و خوبی اس مقام تک پہنچایا۔ میں اپنے والدین، بھین بھائیوں اور عزیز و اقارب کی مشکور ہوں جنہوں نے مقالہ کی تحریک میں میرے لیے آسانیاں پیدا کیں۔ اپنے تمام کلاس فیلوز کی مشکور ہوں جنہوں نے مجھے برداشت کیا۔ اپنے محترم اساتذہ اکرام ڈاکٹر سفیر حیدر صاحب، ڈاکٹر قاسم محمود احمد صاحب، ڈاکٹر غلام عباس صاحب اور یونیورسٹی میں افضل ضیاء صاحب کی بے حد مشکور ہوں جن کی کاوشوں سے میں اس مقالہ کو مکمل کر سکی ہوں۔ اس مقالہ کی ہر کرن اختر الایمان کی مرہون منت ہے۔ ہر خوبی میرے اساتذہ کی راہ نمائی کی عطا کردہ ہے اور خامیاں جتنی ہیں وہ میری اور میرے نام ہیں۔

فرح جبین

